www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تحقیق وتنقید

پروفیسر محمد دین قاسمی
گورنمنٹ ڈگری کالج فیصل آباد

خدا و رسول یا مرکزِ ملت؟

قرآنِ کریم کی روشنی میں

۱۔ زید نے کھانا کھایا

۲۔ زید نے آم کھایا

دونوں جملوں کو بغور پڑھیے۔ پہلے جملے میں فعل "خوردن" کا مفعول "کھانا" ہے، اور دوسرے میں "آم"۔ کیا یہ درست ہوگا کہ "آم کھانا" کا معنیٰ "آم" کر ڈالیں؟ ___ اور اگر نہیں تو اس شخص کا معاملہ کس قدر پُر فریب ہے، جو "کھانا" کا معنیٰ "آم" کر ڈالنے پر محض اس لیے مصر ہے کہ "کھانا" کی جگہ اگر "آم" رکھ دیا جائے تو جملے میں کوئی ابتری واقع نہیں ہوتی اور اس صورت میں بھی جملہ بامعنی ہی رہتا ہے۔ آپ جس قدر چاہیں شور مچائیں کہ لغت کی کتابیں "کھانا"، بمعنی "آم" کے مفہوم سے قطعاً خالی ہیں، مگر وہ صاحب یہی فرمائے جا رہے ہیں کہ ___ کتبِ لغت، اس سے خالی ہوں تو ہوں، مگر کھانا" کی جگہ "آم" رکھ دینے سے جملے کی ترکیب و ساخت میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لہٰذا "کھانا" کا لغوی مفہوم "آم" نہ سہی مگر مرادی مفہوم تو بہر حال "آم" ہی ہے۔

بالکل یہی حال مسٹر پرویز نے قرآنِ پاک کی ان آیات کا کیا، جن میں "اللہ اور رسولؐ" کی اطاعت کا ذکر ہے ___ وہ "اللہ اور رسولؐ" سے مراد ان دو ذوات، کو نہیں لیتے جن میں سے ایک "فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ" ہے اور دوسری اس کی طرف سے مامور وہ محترم شخصیت ہے کہ جس کی زندگی اہلِ ایمان کیلئے "اسوۂ حسنہ"

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ہے، بلکہ وُہ "اللہ اور رسول" سے مراد "مرکزِ نظامِ اسلامی" یا "مرکزِ ملت" لیتے رہے ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ فرمائیے:

* "اللہ اور رسول سے مراد مرکزِ نظامِ اسلامی ہے۔"
(تفسیر مطالب الفرقان ج ۴ ص ۳۴۰)

* "اللہ اور رسول سے مراد، اسلامی مملکت یا قرآنی نظامِ حکومت ہوتا ہے۔"
(تفسیر مطالب الفرقان ج ۶ ص ۷۰)

* "اللہ اور رسول سے مراد وہ مرکزِ نظامِ اسلامی (CENTRAL AUTHORITY) ہے، جہاں قرآنی احکام نافذ ہوں۔ یہ حقیقت کہ اللہ اور رسول سے مراد مرکزِ ملت ہے، قرآنِ کریم میں ایسے واضح الفاظ میں اور اس شرح و بسط سے بیان ہوئی ہے کہ ان مقامات کو بغور دیکھ لینے کے بعد، اس میں کسی شبہ کی گنجائش نہیں رہتی۔"
(معراجِ انسانیت ص ۳۱۸)

اپنے اس مزعومہ کی حمایت میں وہ بڑی بے تکلفی سے ان آیات کو پیش کرتے چلے گئے ہیں جن میں "اللہ (تعالیٰ) اور رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت مذکور رہے۔ پھر "اللہ اور رسول" کی جگہ "مرکزِ ملت" یا "مرکزِ نظامِ اسلامی" کے الفاظ کو اسی طرح نصب کر دیتے ہیں جس طرح "کھانا" کی جگہ "آم" کو ثبت کر دیا جاتا ہے اور نتیجہ وُہ نکالا جاتا ہے جو اقتباساتِ بالا میں ظاہر کیا گیا ہے۔

مزعومۂ پرویز میں استقام و علل:

بعض لوگوں کی دماغی ساخت کچھ اس قسم کی واقع ہوتی ہے کہ وُہ ہر معاملے میں ترالی اپچ اختیار کرتے ہیں اور اسے بزعمِ خویش "بڑا علمی نکتہ" قرار دیتے ہیں۔ لیکن نہیں سمجھتے کہ ان کے یہ "علمی نکات" میزانِ علم میں کوئی وزن نہیں رکھتے، بلکہ الٹا عامۃ الناس کی گمراہی کا سبب بن جاتے ہیں۔ "خدا و رسول" کا معنیٰ "مرکزِ ملت" کرنا ایسی ہی نکتہ آفرینی ہے، جس نے صرف عوام الناس ہی کو نہیں، بلکہ بعض پڑھے لکھے لوگوں کو بھی ہم آغوشِ ضلالت کر دیا ہے۔ "اللہ اور رسول" کی اس تشریح و تفسیر میں جو استقام و

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

علل مضمر ہیں، ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:

نظامِ اسلام کے قیام سے قبل "خدا اور رسول کی اطاعت"؟

اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے مراد، اگر نظامِ اسلامی کے مرکز کی اطاعت لی جائے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب نظامِ اسلامی ہنوز قائم ہی نہ ہوا تھا تو اس وقت "اللہ اور رسول" کی اطاعت کا کیا مفہوم تھا؟ مثلاً نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی برپا کی ہوئی تحریک کے نتیجہ میں اسلامی نظام کا قیام تو مدنی دور میں ہوا تھا، خود پرویز صاحب رقمطراز ہیں:

٭ "فتح مکہ کے بعد مسلمانوں کی حقیقی حکومت کی بنیاد پڑتی ہے۔"

(معارف القرآن ج ۴ ص ۵۶۸)

٭ "ہجرت کے بعد، اسلامی حکومت کی بنیاد رکھی گئی وہ آہستہ آہستہ مستحکم بھی ہوتی گئی ...... حضور نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مدنی زندگی کے ابتدائی آٹھ سال میں صورت یہ تھی کہ اسلامی مملکت قائم تھی۔"

(تفسیر مطالب الفرقان ج ۶ ص ۱۲۹)

اب سوال یہ ہے کہ اگر "نظامِ اسلامی" یا "اسلامی حکومت" کا قیام، فتح مکہ کے بعد ہوتا ہے یا ہجرت کے فوراً بعد ہی ہو جاتا ہے تو آخر مکی دور میں نازل ہونے والی اُن آیات کا کیا مفہوم ہوگا جن میں "اللہ ورسول" کی اطاعت کا حکم دیا گیا ہے؟ کیونکہ اطاعتِ "خدا تعالیٰ ورسول" کا حکم تو مکی دور میں بھی لازم تھا اور مدنی دور میں بھی! ــــ مدنی دور میں "اللہ اور رسول" سے مراد اگر "نظامِ اسلامی" لیا جائے تو مکی دور میں اس نظام کا موجود نہ ہونا کیا یہ معنی رکھتا ہے کہ اس وقت "اللہ اور رسول" کا وجود ہی نہ تھا اور لوگوں کو خواہ مخواہ "اللہ ورسول" کی نافرمانی پر جہنم کی وعید سنائی گئی؟

۲۔ ایک "اللہ و رسول" یا متعدد الٰہ و رسل؟

عہدِ نبوی اور خلافتِ راشدہ میں وسیع وعریض دنیا پر پھیلی ہوئی مملکت، بہر حال ایک مرکز کے ماتحت تھی۔ آج عالمِ اسلام انتشار کا شکار ہے اور مسلمان سلطنتیں بیسیوں مراکز میں بٹ چکی ہیں۔ اب کیا ہم ہر مسلم سلطنت کے لیے جدا جدا "اللہ اور رسول"، تسلیم کر لیں یا سب

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کے لیے ایک ہی "اللہ اور رسول" کو تسلیم کریں؟ ——— کیا یہ سب "اللہ اور رسول" اپنی اپنی جگہ خود معیارِ حق ہوں گے یا ان میں سے بالاتر بھی کوئی "اللہ اور رسول" ہوگا، جس کے سامنے بصورتِ تنازع باقی سب "اللہ اور رسول" سر جھکا دیں گے؟ ——— کیا پوری ملتِ اسلامیہ کو آپ ایک ہی "اللہ اور رسول" کے تابع رکھیں گے یا جملہ ممالک کے لیے متعدد اور متفرق "خداؤں اور رسولوں" کا وجود مانیں گے؟ ——— اگر آپ ساری زمین کے مسلمانوں کو ایک ہی "اللہ اور رسول" کی تابعداری میں رکھنا چاہیں گے تو اس مقصد کے لیے آپ تلوار سونت میدانِ حرب و قتال میں آئیں گے تاکہ ایک "اللہ و رسول" کے سوا باقی سب "اللہ اور رسول" فنا کے گھاٹ اتر جائیں' یا آپ الیکشن کے ذریعہ کسی ایک "اللہ اور رسول" کو منتخب کر لیں گے؟ ——— کیا ہی اچھا ہوتا اگر مسٹر پرویز اپنی زندگی میں ان الجھنوں کو حل کر جاتے' یا اب ادارہ طلوعِ اسلام ہی اس فریضہ کو انجام دے ڈالے!

۳- خدا و رسول کے نام پر بدترین آمریت:

نظامِ اسلامی کے مرکز کو "اللہ اور رسول" قرار دینے سے "خدا و رسول" کے نام پر ایسی بدترین آمریت پیدا ہو جاتی ہے جس کا تصور فرعون، نمرود، ہلاکو خاں، ہٹلر اور مسولینی تک کو نہ سوجھا تھا ——— مسٹر پرویز تھیا کریسی پر لب کشائی فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

"جب تک اسلامی نظام قائم رہا اس کے سربراہ خلفائے راشدین کے لقب سے سرفراز رہے ـ یہ سوءِ اتفاق ہے (اور امت کی حرماں نصیبی) کہ یہ سلسلہ معدودے چند تک قائم رہا۔ بعد میں جب یہ نظام ملوکیت میں بدل گیا تو اس آیت (النساء: ۵۹ - قاسمی) کے مفہوم میں دشواری پیش آ گئی۔ نظامِ ملوکیت میں امت میں ثنویت پیدا ہو گئی، دُنیاوی امورِ حکومت کی تحویل میں آ گئے اور امورِ شریعت علماء کی تحویل میں۔ اس ثنویت کی رو سے اس آیت کے معنی یہ کیے گئے کہ تم اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو اس کے رسول کی اور اربابِ حکومت کی (اولوالامر منکم)۔ اگر تم میں اور حکومت میں کسی امر میں اختلاف ہو جائے تو اس اختلاف کو رفع کرنے کے لیے حضرات علماء کی طرف رجوع کرو تاکہ وہ[۱] بتائیں کہ اس

[۱] حضرات علماء کی طرف اس لیے رجوع کرنا کہ وہ نزاعی امور میں حکمِ خدا سے آگاہ کریں، اگر واقعی ایک

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

باب میں اللہ اور اس کے رسول کا کیا حکم ہے، علماء کا فیصلہ، تمہارے (عوام) اور حکومت دونوں کے لیے قولِ فیصل ہوگا۔

بادنیٰ تدبر اس سے یہ حقیقت سمجھ میں آجائے گی کہ اس سے آخری اقتدار، مذہبی پیشوائیت[1] کے ہاتھ میں آگیا اور چونکہ وہ اپنے فیصلے کو اپنا فیصلہ قرار نہیں دیتے تھے بلکہ اسے "خدا و رسول" کا فیصلہ کہہ کر صادر کرتے تھے، اس لیے کسی کی مجال نہیں تھی کہ اس سے سرتابی کرسکے۔ عوام کا بے پناہ ہجوم (خدا و رسول کے نام پر مٹنے کے لیے) ان کے ساتھ ہوتا تھا اس سے ایسی تھیا کریسی[1] وجود میں آگئی۔ جس کی مثال کہیں نہیں ملتی۔"
(تفسیر مطالب الفرقان ج ۴ ص ۳۴۲)

"عیب" ہے تو یہ "عیب" پرویز صاحب کے تصورِ "مرکزِ ملت" میں بھی موجود ہے۔ آخر نزاعی معاملے میں حکمِ خدا کو جاننے کے لیے کسی نہ کسی طرف رجوع تو ناگزیر ہوگا۔ حضرات علماء کی طرف رجوع نہ کیا جائے گا تو ان "مسٹروں" کی طرف راجع ہونا پڑے گا جو مرکزِ ملت کی طرف سے پروانۂ تقرری پاکر قرآن کے اجارہ دار بن بیٹھیں گے، "تاکہ نئی نسل کے لیے نئی تعبیرِ قرآن" کا نعرہ لگاکر قرآن کی مرمت فرماتے رہیں، اور چونکہ یہ لوگ صاحبِ اقتدار اور اربابِ اختیار ہوں گے، اس لیے ان کا قول، قولِ فیصل نہ بھی ہو تب بھی اسے نافذ کرڈالا جائے گا۔ جبکہ امتِ مسلمہ کا اجتماعی ضمیر ایسے بے تکے فیصلوں کو کبھی قبول نہ کرپائے گا۔

۲۔ پرویز صاحب کے تصورِ "مرکزِ ملت" کی رو سے بھی آخری اقتدار "مذہبی پیشوائیت" کے ہاتھ ہی میں رہتا ہے، اس فرق کے ساتھ کہ اب مذہبی پیشوا "باریش متقی علماء" کی بجائے "بے ریش غلامانِ مغرب، مسٹر" ہوں گے۔

[1] تھیا کریسی کی یہ صورتِ حال، دراصل عیسائیت کی پیداوار ہے۔ یہ محض پرویز صاحب کے قلم کا کرشمہ ہے کہ علماء کا نام لے کر انہوں نے اسے اسلام کے کھاتے میں ڈال دیا ہے۔ ورنہ ہر دور میں اہلِ تقویٰ و متدین علماء کرام ملوکیت کے منظورِ نظر ہونا تو درکنار، السلطان کے مغضوب اور معتوب ہوتے ہوئے خدمتِ اسلام کرتے رہے ہیں۔ یہ بھی درست ہے کہ معدودے چند دنیا پرست علماء، ملوکیت کا ساتھ دے کر اپنے مفادات اسی طرح حاصل کرتے رہے ہیں جس طرح

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

تھیا کریسی کی اس تصویر کے مطابق بھی، جو مسٹر پرویز کے موئے قلم سے تیار ہوئی ہے، بات یوں بنتی ہے کہ ـــــ "علماء کرام اپنے فیصلے کو اپنا فیصلہ قرار نہیں دیتے تھے۔ بلکہ اُسے خدا اور رسول کا فیصلہ کہہ کر صادر کرتے تھے۔" لیکن خود پرویز صاحب جس تھیا کریسی کو جنم دے رہے ہیں اس میں خود "مرکزِ ملت" ہی "اللہ اور رسول" بن جاتا ہے۔ اب اگر کوئی شخص "مرکزِ ملت" کی کسی غلطی پر ٹوکتے ہوئے یہ کہے کہ "آپ کا یہ اقدام غلط ہے، خدا و رسول کا حکم یہ ہے اور آپ یہ کر رہے ہیں" ـــ تو "مرکزِ ملت" پلٹ کر جواب دے گا کہ ـــــ "آپ کس خدا و رسول کی بات کر رہے ہیں، خدا و رسول کا تو معنٰی ہوتا ہے نظامِ حکومت۔ وُہ "مرکزِ ملت" ہونے کی بناء پر اپنے زمانے میں "خدا و رسول" تھے، ہم اپنے زمانے کے "مرکزِ ملت" ہونے کی بناء پر "خدا و رسول" ہیں۔ ہم گذشتہ زمانوں کے "خدا و رسول" کے فیصلوں کے پابند نہیں ہیں" ـــــ اس طرح، پرویز صاحب کا نظامِ اسلامی کا یہ تصور، جسے وُہ بڑا معرکۃ الآراء تصور سمجھتے ہوئے پیش کرتے ہیں، "خدا و رسول" کے نام کو اپنے لیے مخصوص کرتے ہوئے اور "خدا و رسول" کے منصب پر براجمان ہوتے ہوئے وُہ کچھ کرے گا جس کی مثال دنیا کی کسی تھیا کریسی میں نہیں ملتی!

ـــ یقیناً وُہ شخص بڑا ظالم ہے جو خدا اور رسول کا نام لے کر اپنا حکم چلاتا ہے، لیکن اس سے بھی بڑھ کر ظالم وُہ شخص ہے جو "مرکزِ ملت" کی خود ساختہ اصطلاح کی آڑ میں خود خدا و رسول بن بیٹھتا اور اپنا حکم چلاتا ہے۔

ایک مغالطہ اور اس کی حقیقت:

بعض اوقات علمائے اسلاف کی عبارتوں سے یہ تاثر اچھالا جاتا ہے کہ آخر ایک صحیح اسلامی حکومت کو اگر "خدا و رسول" کی حکومت نہ قرار دیا جائے تو اسے کیا کہا جائے؟ پس جس طرح صحیح اسلامی حکومت، "خدا و رسول" کی حکومت قرار پاتی ہے، اسی طرح

مسٹر پرویز، پاکستان کے اربابِ بست وکشاد سے ہمیشہ خوشگوار تعلقات رکھتے ہوئے اپنے کام کرواتے رہے ہیں۔ آخر یہ بات کون نہیں جانتا کہ پاکستان کے علماء اپنی حق گوئی کی بناء پر حکمرانوں کے زیرِ عتاب رہے ہیں لیکن مسٹر پرویز ان کی ہاں میں ہاں ملانے کے باعث اربابِ اقتدار کے منظورِ نظر رہے!

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اگر ایسی حکومت کے سربراہ یا اربابِ اقتدار کو (یا پرویز صاحب کی اصطلاح میں "مرکزِ ملت" کو) "خدا ور سول" کہہ دیا جائے تو اس میں کیا حرج ہے؟

یہ بظاہر بڑا سادہ مگر بباطن بڑا گہرا مغالطہ ہے ــــ یہ درست ہے کہ ایک صحیح "اسلامی حکومت"، واقعی "خدا و رسول" کی حکومت ہوتی ہے، ایسی حکومت کی مخالفت فی الواقعہ "اللہ اور رسولؐ" ہی کی مخالفت قرار پاتی ہے۔ لیکن اس حکومت کے اربابِ اقتدار کو، جن کے لیے پرویز صاحب نے "مرکزِ ملت کی اصطلاح وضع کی ہے، خود "خدا ور سول" قرار نہیں دیا جا سکتا۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ مسٹر پرویز بزعمِ خویش عمر بھر قرآنی تحقیق میں مشغول رہنے کے باوجود بھی اس عظیم فرق و تفاوت کو نہ سمجھ پائے جو اسلامی حکومت کو خدا و رسول کی حکومت قرار دینے میں اور اس حکومت کے اربابِ اقتدار کو بذاتِ خود "خدا و رسول" قرار دینے میں پایا جاتا ہے۔ ہم اس فرق کو ایک مثال سے واضح کیے دیتے ہیں۔ فرض کیجیے کہ کسی وقت اسلامی حکومت کوئی غلط قدم اٹھا لیتی ہے۔ ہمارے نزدیک "خدا و رسول" سے مراد "مرکزِ ملت" نہیں ہے۔ بلکہ اس سے مراد ہستیٔ باری تعالیٰ اور ذاتِ رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہٰذا ہم حکومت کے کارپردازوں سے کہیں گے ــــ "آپ اپنے اقدام پر نظرِ ثانی کریں، آپ کا یہ اقدام خدا و رسولؐ کے حکم کے خلاف ہے" ــــ لیکن پرویز صاحب کے تصور کی روشنی میں، حکومت خود "خدا و رسول" ہوگی، لہٰذا اس کے سامنے کسی "خدا و رسول" کو بطورِ معیار اور کسوٹی کے پیش ہی نہیں کیا جا سکتا۔

مرکزِ ملت ایک بدترین آمریت:

اس کے بعد یہ بھی ملاحظہ فرمائیے کہ "اللہ اور رسول" سے مراد اگر "مرکزِ ملت" لیا جائے تو اولاً تو مرکزِ ملت" ایک ایسی بدترین آمریت میں تبدیل ہو جائے گا، جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا ــــ "مرکزِ ملت" کی اس آمریت کو ' اس آمریت سے کوئی نسبت ہی نہیں ہو گی جسے مسٹر پرویز عمر بھر "مذہبی پیشوائیت" کے نام سے مطعون کرتے رہے ہیں۔ کیونکہ اللہ اور رسول کی اس ماڈرن تفسیر کے مطابق، جو لوگ حکومت سے اختلاف کریں گے (خواہ یہ اختلاف، عوام کی طرف سے مضبوط دلائل ہی کی

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بنیاد پر کیوں نہ ہو) اور اس کی سمع وطاعت سے گریزاں ہوں گے، وہ لوگ "کھلی گمراہی" کا شکار قرار پائیں گے! ثانیاً "اللہ اور رسول" کے معنی "مرکزِ ملت" کسی طرح آیاتِ قرآنی میں کھپتے ہی نہیں۔ مثلاً ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

۱۔ "وَمَنْ يَعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا مُّبِيْنًا" (الاحزاب: ۳۶)

"جو کوئی "اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول" (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے، تو وہ صریح گمراہی میں پڑ گیا۔

چنانچہ "مرکزِ ملت" کا یہ فتویٰ (جو قرآن، قرآن کی رٹ لگاتے ہوئے رسید کیا جائے گا) صرف دنیا ہی میں نہیں، بلکہ آخرت میں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔ یہانتک کہ حکومت کے یہ مخالفین جہنم میں پھینک دیے جائیں گے!"

۲۔ "وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَاِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا" [1] (الجن: ۲۳)

"جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے جہنم کی آگ ہوگی جس میں وہ ہمیشہ رہے گا"

چنانچہ وہ لوگ، جنھوں نے "مرکزِ ملت" کی حکومت کو ماننے سے انکار کر دیا (خواہ یہ انکار مرکزِ ملت کی کسی صریح غلطی پر، یا معقول وٹھوس دلائل کی بنیاد پر کیوں نہ کیا گیا ہو) ہرگز اس قابل نہیں ہوں گے کہ کبھی بھی نارِ جہنم سے باہر نکالے جائیں۔ کیونکہ انہوں نے "اللہ اور رسول" کا انکار کر ڈالا ہے!

۳۔ "اِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِيْنَ مَرَّةً فَلَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ذٰلِكَ

---

[1] یہ سورۂ جن کی آیت ہے، جو مکہ میں نازل ہوئی تھی۔ اس وقت بقولِ پرویز اسلامی نظام ابھی قائم ہی نہ ہوا تھا، کہ "مرکزِ ملت" کی فرمانبرداری اور نافرمانی کا سوال پیدا ہوتا۔ اب یا تو یہ کہا جائے کہ "اللہ اور رسول" کا وہ مفہوم نہیں ہے جو "مرکزِ ملت" کی خودساختہ اصطلاح سے پیدا کیا گیا ہے، یا پھر یہ مان لیا جائے کہ "اللہ اور رسول" (بمعنی "مرکزِ ملت") کی نافرمانی پر یہ وعید، فعلِ عبث ہے۔ جو اس وقت دی گئی جبکہ "اللہ اور رسول" کا ابھی وجود ہی نہ تھا (معاذ اللہ) اور ان کی اطاعت وعدمِ اطاعت کا سوال ہی پیدا نہ ہوا تھا۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

بِاَنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - الاٰیۃ" (التوبۃ: ۸۰)

" اگر آپ ستّر مرتبہ بھی، ان کے لیے اللہ سے مغفرت طلب کریں، تب بھی اللہ تعالیٰ انھیں ہرگز نہیں بخشے گا، کیونکہ ان لوگوں نے "اللہ اور اس کے رسول" کا انکار کر ڈالا ہے!"

چنانچہ اگر یہ لوگ "مرکزِ ملت" (حکومت) کی نافرمانی اور مخالفت میں مر گئے تو "مرکزِ ملت" نہ تو ان کا جنازہ پڑھے گا اور نہ ہی ان کی قبر پر کھڑا ہو گا اور نہ ہی کسی کو ایسا کرنے دے گا۔ کیونکہ "قرآنی حکم" یہی ہے!

۴۔ "وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰى قَبْرِهٖ ۭ اِنَّهُمْ كَفَرُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَاتُوْا وَهُمْ فٰسِقُوْنَ" (التوبۃ: ۸۴)

" آپ ان میں سے کسی مرنے والے پر نمازِ جنازہ نہ پڑھیں اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہوں۔ کیونکہ انہوں نے "اللہ اور رسول" کا انکار کیا ہے اور حالتِ نافرمانی میں مر گئے ہیں۔"

ان آیات سے اندازہ لگائیے کہ "اللہ اور رسول" سے مراد اگر "مرکزِ ملت" لیا جائے تو پرویزی تصور کے مطابق اسلامی حکومت کس بدترین آمریت میں تبدیل ہو جاتی ہے؟ لیکن ہمارے مہربان، اُس آمریت کی تو تردید کر رہے ہیں، جس میں کوئی شخص، بقول ان کے، اپنے فیصلے کو خدا و رسول کا فیصلہ کہہ کر نافذ کرتا ہے لیکن اس بدترین آمریت کے قیام و استحکام کو سندِ جواز فراہم کرتے ہوئے اس کے لیے سرگرمِ عمل ہیں، کہ جس میں "مرکزِ ملت" کے نام سے ایک شخص، خود "اللہ اور رسول" بن بیٹھتا ہے۔

۴۔ مرکزِ ملت پر ایمان یا اس کی اطاعت؟

"اللہ اور رسول" سے "مرکزِ ملت" مراد لینے کی لغویت اس سے بھی واضح ہے کہ اس معنیٰ میں حکومت کی اطاعت کی طرف دعوت تو دی جا سکتی ہے مگر "مرکزِ ملت" پر ایمان لانے کی دعوت، ایک بعید از کار سی بات ہے۔ جبکہ قرآن کریم فرماتا ہے:

۱۔ "يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ - الاٰیۃ!" (النساء: ۱۳۶)

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"اے ایمان والو، اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ!"

۲۔ "وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ - الآية!" (المائدة: ۸۱)

"اگر وہ اللہ اور نبی پر ایمان رکھتے ......!"

۳۔ "وَاِذْ اَوْحَيْتُ اِلَى الْحَوَارِيِّيْنَ اَنْ اٰمِنُوْا بِيْ وَبِرَسُوْلِيْ - الآية!"

"جب میں نے حواریوں کو وحی کی کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لائیں؟"

۴۔ "فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ النَّبِيِّ - الآية!" (الاعراف: ۱۵۸)

"پس تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ!"

۵۔ "اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا - الآية"

(الحجرات: ۱۵)

"بیشک اہلِ ایمان تو وہ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائیں اور پھر کسی قسم کے شک و ریب میں نہ پڑیں!"

ان آیات میں "اللہ اور رسول" کے معنی "مرکزِ ملت" کسی طرح بھی نہیں لیے جا سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ خود مسٹر پرویز ــــ جو قرآنِ کریم کے ہر اس مقام پر، جہاں انھیں "اللہ اور رسول" کے الفاظ نظر آتے وہاں "نظامِ خداوندی"، "نظامِ جماعت" یا اسی قسم کے دوسرے الفاظ بڑی بے تکلفی سے رکھ دیتے رہے ــــ ان آیات میں انتہائی کوشش کے باوجود بھی یہ معانی داخل نہ کر پائے۔ چنانچہ انہی آیات کا مفہوم خود پرویز نے بایں الفاظ بیان کیا ہے:

۱۔ "اے جماعتِ مؤمنین، تم ہمیشہ اس نظام کے بنیادی اصولوں کی صداقت پر یقین رکھو اور وہ بنیادی اصول ہیں ــــ اللہ پر ایمان، رسول پر ایمان...($\frac{۴}{۱۳۶}$)!" (مفہوم القرآن ص ۲۲۳)

۲۔ "جن کفار سے یہ اس وقت دوستانہ تعلقات قائم کرتے ہیں، اگر وہ اللہ پر اور اس نبی پر اور جو کچھ اس پر نازل کیا گیا ہے، اس پر ایمان لے آتے تو... ...($\frac{۵}{۸۱}$)!" (مفہوم القرآن ص ۲۶۷)

۳۔ "اور جب میں نے حواریوں کو (انجیل میں بذریعہ وحی) حکم دیا تھا (جس طرح اب جماعتِ مؤمنین کو قرآن میں حکم دیا گیا ہے) کہ وہ مجھ پر اور میرے رسول پر

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ایمان لائیں (۵/۱۱۱)!" (مفہوم القرآن ص ۲۸۰)

۴۔ "...... اس خدا پر ایمان لاؤ اور اس کے رسول پر، جو (قرآن ملنے سے پہلے (۲۹/۴۸) اُمّی تھا (۷/۱۵۸)!" (مفہوم القرآن ص ۳۷۹)

۵۔ "مومن انہیں کہتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسول پر (علیٰ وجہ البصیرت) ایمان لائیں۔ اس طرح کا ایمان، کہ اس کے بعد ان کے دل میں ذرا سا بھی اضطراب اور شک باقی نہ رہے (۴۹/۱۵)!" (مفہوم القرآن ص ۱۲۰۹)

حقیقت یہ ہے کہ ان آیات میں "اللہ اور رسول" کا جو مفہوم مسٹر پرویز نے بیان کیا ہے، بالکل وہی مفہوم ان آیات کا بھی ہے جن میں پرویز نے "مرکزِ ملت" کی خودساختہ اصطلاح سے انوکھا اور اجنبی مفہوم پیدا کیا ہے!

شعر و ادب

دعاء

جناب فضل رو پڑی

اے خدائے بحر و بر بندہ نواز
خالقِ ارض و سماء و کارساز

آدمی ہے مبتلائے حرص و آز
تیری حکمت کا کوئی سمجھا نہ راز

ہے ترا محتاج انساں ہر گھڑی
ہے تو ہی مشکل کشا و کارساز

تو ہی سب کا ہے ترا کوئی نہیں
اور تو مختارِ کل ہے بے نیاز

ہو کرم تیرا تو بیڑا پار ہے،
ورنہ کیا اپنی عبادت کیا نماز

ہے دعاء میری یہی صبح و مساء
سینہ روشن ہو میرا اور دل گداز

رفعتِ پرواز ہو تخئیل میں
بخش دے مجھ کو نگاہِ عرش تاز

ہو عنایت دولتِ دنیا و دیں
یہ کرم مجھ پہ ہو میرے کارساز

تیری تسلیم و رضا ایماں مرا
یاد سے تیری ہوا میں سرفراز

قطعہ

مرے مولا تو ربّ العالمیں ہے
کوئی شک و شبہ اس میں نہیں ہے
ترا در چھوڑ کر جاؤں کہاں میں
ٹھکانا اور کوئی بھی نہیں ہے!

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ